

میرال: شاہ آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

شاہ: ہاں کہو

میرال: ادھر۔

شاہ: ہمممممممم کہ کر میرال کا ہاتھ پکڑ کر ایک کمرے کی طرف بڑھا۔

اکثر جب بھی وہ سکندر کے گھر میں آتا تھا وہ یہی رہتا تھا۔

شاہ نے میرال کو اندر لا کر دروازہ بند کر کے اسکے
ساتھ کھڑا ہو گیا... مسز آریان شاہ
مہربانی کر کے میرے سوال دا جواب دیو
تینوں کیوں پتہ لگیا کہ میں ایٹھے آں؟
تے ایہہ بندوق توں کیوں لیا یا؟
میرال: شاہ-ہ-آپکو جواب دو گی۔ لیکن میری سنے نہ۔

شاہ: ساری عمر تیری گل سناں گا۔ پر پہلے میرے سوال دا جواب دیو

میرال: شاہ آپ میری سنے پلینز۔

شاہ نے میرال کو پکڑ کر دروازے سے لگا دیا۔۔۔ اور اسے دیکھنے لگا۔

میرال: کیا ہوا شاہ۔

شاہ: کچھ نہیں بس ویکھد ایں توں کی ایں توں اک دن وچ شاہ نوں اپنا بنالیا

توں جادو کیتا اے

میرال: ہا ہا ایسا کچھ نہیں ہوندا

شاہ: فیر کیہ ہوندا اے؟

کہ کر میرال کے اور قریب چلا گیا میرال ساری دروازے
کے ساتھ لگ چکی تھی۔۔

شاہ نے اپنے دونوں ہاتھ دروازے پر
رکھے اور میرال کے قریب ہو گیا

میرال کا سراپ شاہ کے ہونٹ سے بچ ہو رہا تھا۔
شاہ۔ہ۔

ششش میرال۔ کہ کرا سکے ہونٹ پر اپنی انگلی رکھی۔
اور ایک ہاتھ میرال کی کمر کے پیچھے رکھ کر اسے اٹھا کر
خد کے مقابلے کیا۔۔

میرال کی ٹانگے ہوا میں تھی۔۔۔ میرال صرف شاہ کے رحم پر
کھڑی تھی۔

شاہ می۔

کہنے ہی لگی تھی شاہ اسکے لبوں پر جھک گیا اور
جھکتا ہی چلا گیا۔ میرال نے اپنے دونوں ہاتھ شاہ کے کندھے
پر رکھ تھے۔۔ شاہ شدت۔۔ سے میرال کے لبوں کو چوم رہا تھا۔۔
میرال اپنی آنکھیں بند کر کے شاہ کو محسوس کر رہی تھی۔۔
شاہ پُر سکون میرال کو اٹھائے کھڑا تھا۔۔

دروازے پر کنوک ہوا۔۔

شاہ صاحب باہر دولہا دلہن انتظار کر رہے ہیں۔۔

میرال ازہان کی آواز سن کر شاہ کے کندھے پر اپنے ہاتھ مرنے لگی۔۔

شاہ نے میرال نے لبوں کو آزادی دی۔

میرال لمبے لمبے سانس لے رہی تھی اور شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔

جس کی گرے آنکھوں میں میرال نشہ بن کر ڈوڑ رہی تھی۔۔

شاہ دوبارہ میرال کے لبوں پر جھکنے ہی لگا تھا میرال نے

اپنا ہاتھ شاہ کے لبوں پر رکھا۔

شاہ باہر ازہان کھڑا ہے۔ یہ ہمارا گھر نہیں ہے۔

چلے نہ باہر شاہ: توں کچھ کہنا چاہندا سی۔

میرال: ہاں شاہ کہنی ہے۔۔۔

لیکن باہر چلے سب کیا سوچے گے۔

شاہ: کوئی کچھ نہیں سوچے گا۔

تم کہو۔

میرال: نیچے تو اتارے۔

شاہ نے میرال کو نیچے کیا۔۔۔ بولو اب۔

میرال: گھر چلے نہ۔ بابا نے کہا ہے وہ ہماری رخصتی نہیں ہونے دے گے۔

شاہ: انج کیوں؟

میرال: آپ انہیں پسند نہیں ہے نہ۔

شاہ: ایہہ جھوٹا اے تیرا پیو مینوں پسند کر دالے

میرال: پراوہ تینوں داماد نہیں سمجھدے

شاہ: کوئی نہیں ہم سمجھا دے گے۔

میرال: میرے بابا کے ساتھ پیار سے بات کرنا آپ۔۔

شاہ: تہاڈے لی کچھ وی کر سکتیاں آں مسز آریان شاہ۔

میرال: شکریہ شاہ کہ کر شاہ کے گالے لگ گئی۔۔

شاہ میرال کی کمر پر ہاتھ چلا رہا تھا۔۔

میرال شاہ کی ہاتھ محسوس کر کے ایک دم پیچھے ہوئی۔

چلے شاہ باہر۔۔

شاہ: چلو بیگم صاحبہ۔۔

کہ کر دروازہ کھول کر میرال کو باہر نکلنے کا کہاں۔۔

میرال: شاہ پہلے آپ

شاہ: اچھا کہ کر باہر نکل گیا۔ میراں بھی شاہ کے ساتھ باہر آگی۔

سکندر سامنے بیٹھالیپ ٹیب ٹانگ پر رکھا تیز تیز ٹائپنگ

کر رہا تھا۔۔ ازہان بیٹھا مہر کی تصویر دیکھ رہا تھا۔۔

آئزہ سکون سے بیٹھی سلطان احمد کے بارے میں سوچ

رہی تھی۔۔ شاہ اور میراں سب کے پاس پونچے۔

شاہ: یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔

ازہان: جو تو اندر کر رہا تھا۔

میرال ازہان کی بات سن کر شاہ کے پیچھے چپ گی۔

شاہ: پاشا منہ توڑ کر ہاتھ میں رکھ دو نگا کل ٹوٹے۔ منہ سے لیکچر دے گا۔

پاشا: ہا ہا ہا شاہ۔

سکندر: لیپ ٹاپ سے نظر ہٹا کر شاہ کو دیکھا۔

شاہ: ہمس مت۔ میں تیرا رشتہ لے کر جا رہا ہوں

مہر پاشا کی گھر۔ اور پھر تو بھی یہی سب کرنا۔

پاشا: شاہ۔۔ چھوڑ دے مہر کی جان۔۔۔

شاہ: کیوں چھوڑ دو۔ میرے دوست کی اکلوتی محبت ہے

سکندر: شاہ ایک کپ کافی بنا دے۔ سر پھٹ رہا ہے۔۔

شاہ: جا پاشا کافی بنا 5 کپ۔

پاشا: میں بناؤ۔۔۔

شاہ: اور کون ہے پاشا یہاں۔۔

پاشا: بہت معصومیت سے۔۔ بھا بھی۔

میرال اور آئرہ نے دونوں دیکھا۔ اور ساتھ کہا جی۔

ازہان: آئرہ۔ بھا بھی 5 کپ کافی

آئرہ: میرال ساتھ چل نہ۔۔

میرال: چل۔

سکندر: کو اس دن والی کافی یاد آپی جو آئرہ نے سکندر

کے لیے بنائی تھی۔

سکندر: کو اس دن والی کافی یاد آئی جو آئره نے سکندر کے لیے بنائی تھی۔

نہیں میں بنا دیتا ہوں۔۔ پلیز آئره آپ مت بنائے۔۔

آئره: سکندر جی مجھے آچکی ہے آب

سکندر: نہیں نہیں آپ کے کپڑے خراب ہو جائے گے۔

میرال: بھائی میں بنا دیتی ہوں۔

سکندر نے شاہ کی طرف دیکھا۔ اور شاہ نے آنکھوں سے مانا کر دیا۔۔

سکندر نے دل میں سوچا دوست ہے شاید انہیں بھی نہ
آتی ہو۔۔ نہیں بھا بھی میں بنا دیتا ہو۔ آپ پہلی بار آئی۔ ہے
آپ کو کچن میں تھوڑی بیچ سکتا ہو۔۔
شاہ: نہیں نہیں میرا بنا دیگی نہ۔۔
سکندر: بالکل نہیں کہ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔
میرا شاہ کے ساتھ بیٹھ گی۔۔

میرال شاہ کے ساتھ بیٹھ گی۔۔

میرال: شاہ آپکو کافی بنے آتی ہے۔۔

شاہ: ہاں۔

میرال: کھانا بنے بھی۔۔

شاہ: نہیں کھانا نہیں آتا۔۔ کافی چائے انڈا۔ بس۔

اور تمہیں۔ میرال شاہ کان دے۔

میرال: شاہ کہ کر آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

مجھے لگا آپ مجھے روکے گے میری بیوی سے کافی مت بناؤ۔

شاہ: ہا ہا ہا ہا میرال آریاں شاہ۔

رب دا شکراے۔ کافی نہیں بنائی سی ورنہ میرے تے سارے ہسدے

میرال: شاہ کے سینے پر مو قے مارنے لگی۔

شاہ: میرال کو خد سے دور کر کے آئزہ کی طرف بڑھا۔

کیا ہوا بہنا چپ کیوں ہو۔

میرال: اسے انکل کی یاد آرہی ہے۔۔ شاہ: تو جا کر مل لو۔

میرال: انکل پاکستان سے باہر گئے ہے۔

شاہ: کیا کام کرتے ہے اچکے بابا۔

میرال: منسٹر ہے۔

شاہ: تم سے کس نے پوچھا۔ میں اپنی بہن سے بات کر رہا ہوں نہ

تم بتاؤ

آئره: میرے بابا منسٹر ہے۔
ازہان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔..
اپ منسٹر کی بیٹی ہے
آئره: جی۔۔

شاہ: سلطان احمد کی۔۔
آئره: جی۔ میں سلطان احمد کی بیٹی ہو۔
منسٹر کی۔ سکندر جو کافی لے کر آیا تھا۔

سکندر: واپس کہو۔۔

آئره: سکندر جی کیا۔

کی تم سلطان احمد کی بیٹی ہو۔ میں سلطان احمد کی اکلوتی بیٹی ہو۔۔

سکندر: اپنی ماما کا نام بتاؤ

عشاء سکندر۔

ازہان نے سکندر کے ہاتھ سے کپ لیا۔۔ اور نیچے رکھ دیا۔۔

تم سچ میں پھوپھو کی بیٹی ہو۔

آرہ: جی۔

تم جانتی تھی۔

آرہ: ہاں۔۔

سکندر: زور سے چلایا تھا۔۔ کیوں کیا دھوکہ میرے ساتھ۔۔ کہ کر

آرہ کی طرف بڑھا۔ اور اسے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کر دیا۔

تم جانتی تھی میں تمہارا کزن ہو۔

آرہ: سکندر۔۔۔ جی۔۔ میں ن۔

سکندر: جلدی بولو میرا دل بند ہو رہا ہے۔۔

شاہ: کیا ہوا تجھے۔۔

سکندر: شاہ کہہ کر اسکے گلے لگ گیا۔

شاہ: سکندر کو لے کر اسکے روم کی طرف بڑھا۔

اور اسے بیٹھا دیا۔۔۔ ازہان بھی وہاں آچکا تھا۔

شاہ: کیا ہوا سکندر۔

سکندر: شاہ۔ میں آئہ سے محبت کرتا ہوں۔

شاہ: ہاں میری جان جانتا ہوں۔ وہ تیری بیوی بھی ہے اب تو کیا ہوا ہے۔

سکندر: میں کیسے اس سے پیار کا سکتا ہو۔ اس کے باپ نے
مجھ سے میری زندگی چین لی۔

شاہ: کیا مطلب۔

سکندر: میرے بابا کے قاتل کی بیٹی ہے وہ۔ میں نہیں کر سکتا۔
اسے پیار کہہ کر چیزے پھینکنے لگا۔

شاہ: تو اس میں میری بہن کا کیا قصور ہے۔ سلطان احمد
تیرا ماں باپ کا قاتل ہے۔۔

سکندر: شاہ اسکا بھائی ہو کر مت آہ میرے پاس

میرے بچپن کا دوست بن کر مجھ سے بات کر۔

شاہ: تیری محبت ہے وہ۔ سب بھول جا۔ تیری جان بستی ہے

اس میں۔۔ اس کے باپ سے تیرا کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔ وہ تیری

کزن ہے۔ اسے بڑھ کر کیا ہوگا تیرے لیے۔۔

تیرا پاس تیرا اپنا ہے کوئی۔۔

سکندر: اچھا۔ کہ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔

شاہ: ازہان کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا۔

میرال اور آئرہ بیٹھی باتیں کر رہے تھے۔

شاہ: میرال گھر چلو۔

آئرہ: بھائی مجھے بھی میرے گھر چھوڑ دے۔

ازہان: شاہ مجھے بھی۔

شاہ: بہن سکندر کو بتا دو نہ پھر چلتے ہے۔

آئره: میں انہیں میسج کر دوں گی مجھے بابا کی یاد آرہی ہے۔۔

شاہ: ہم چلو۔

کہ کے گاڑی کی طرف بڑھا۔

میرال: شاہ گاڑی میں ڈرائیو کرو گی۔

ازہان: بھابھی آج تک شاہ نے ہمیں ڈرائیو کرنے نہیں دیا۔۔

میرال: شاہ پلیز۔۔

شاہ: میراں کو چابی دی۔۔ سائیکو لڑکی خیال سے چلانا۔۔

ازہان: یاد رکھنا تو بھی آ۔۔

شاہ: ازہان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر۔ تو نہیں سمجھے گا۔

بیوی کس بلا کا نام ہے۔ اور میری والی سب بیوی سے ڈبل ہے۔

کہ کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

میرال کے ساتھ آئزہ بیٹھی تھی۔ شاہ اور ازہان پیچھے۔
میرال نے سونگ لگایا۔

ہولاواں باہاں وچ سمیٹ کائنات میں
دساں کینوں کینوں عشق دی بات میں
دساں کینوں کینوں عشق دی بات میں
ہاں رنگ پھولاں داوی
اور کوڑا ہو گیا
پھولاں داوی
پیار پاڑی والا پتیاں نوں تو گیا

میرال مرر سے شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔
شاہ بھی مست بیٹھا اپنی بیوی کو تاڑ رہا تھا۔۔
آئہ: سونگ انجونے کر رہی تھی۔
ازہان موبائل میں بزی تھا

آج اس دادیدار مینوں ہو گیا

شاہ: نہ گل میرے وس دی رہی

شاہ: نہ گل میرے وس دی رہی
میرال: میں یہ بند کر دیتی ہو۔ آپ کر لے۔
ازہان: ہاہاہاہاہا بھی بدلہ۔۔
شاہ: کون سا بدلہ۔

میرال: یاد کرے آپ نے ایک دن مجھے کہا تھا تم سنا دو یہ
بند کر دیتا ہو۔۔

شاہ: مسز آریان شاہ آپ اپنے شوہر سے بدلہ لے گی اب

میرال: شاہ جس سے عشق کرتے ہے اس سے بدلہ نہیں لیتے
نہ اسے اکیلا چھوڑ دیتے ہے۔ نہ ہی اسے نقصان پہنچا سکتا ہے
دل۔ آئرہ: میرہ تو مجھے کہہ رہی ہے۔

میرال: تو کیا سکندر بھائی سے عشق کرتی ہے۔
آئرہ: نہیں۔ آئرہ سلطان احمد کے دل پر کوئی راج نہیں کرتا۔
میرال: یہ تو آئرہ سلطان احمد ہی جانتی ہے۔
کہ کر گاڑی روکی۔

گاڑی روکی۔۔۔ چل جا۔

آئہ: شکریہ بھائی۔

میرال: بھائی نے نہیں بہن نے تجھے گھر پونچھایا ہے۔

آئہ: بات نہیں کر رہی میں تجھ سے۔ میرہ۔

خدا حافظ ازہان بھائی۔

شاہ اور ازہان۔

خدا حافظ بھابھی۔۔ اللہ حافظ بہن۔۔

آئ رہ اپنے گھر جا چکی تھی۔۔

شاہ: میرا اب مجھے ڈرائیونگ کرنے دو۔۔

میرا: شاہ کہ کروہاں سے اٹھاگی

ازہان: سیدھا بول بھا بھی کے ساتھ بیٹھنا ہے۔ یہ ڈرامے نہ کر بچا

نہیں ہو میں۔۔ شاہ: نے ایک زور کا گھوسا ازہان کے منہ پر مارا۔

ازہان نے بھی واپس شاہ کو مارا۔۔

شاہ: پاشا جان لے لو نگا تیری۔

ازہان: وہ تو بچپن سے بول رہا ہے آج تک لی کیا۔ کہ کر ہنسے لگا۔

میرال: شاہ اچکے ہونٹ سے خون نکل رہا ہے۔

جب کے وہ 3 قطرے۔ تھے۔

جب کے ازہان کے ہونٹ خون سے بھر چکے تھے۔

شاہ نے اپنا ہاتھ ازہان کے ہونٹ پر رکھا۔

اور خون صاف کرنے لگا۔ سوری پاشا۔

ازہان: تیرا یہی ہے مار کے سوری۔

آب تو میرے ساتھ پیچھے بیٹھے گا۔

شاہ: کہہ کر اپنے پاکٹ سے رومال ازہان کے ہونٹ پر رکھے۔

ازہان: تیری نیت تو خراب نہیں ہو رہی میرے ہونٹ پر۔

شاہ: نے اپنی گرے۔ آنکھوں سے ازہان کو گھورا۔

الحمد للہ میں ایسے گندے کام نہیں کرتا۔

میرال: بھائی اپکا گھر آچکا ہے۔۔

ازہان: شکریہ میرال جی۔۔۔

شاہ: میں تینوں مار دیاں گا

پاشا: ہا ہا ہا خدا حافظ میرال جی۔

میرال: ہا ہا ہا اللہ حافظ ازہان جی۔۔

شاہ: توں دند کیوں کڈھ رہیا ایں۔ توں ہن ایتھوں اٹھ۔

میرال: میں ایٹھے بیٹھ جاواں گاتے توں کجھ کریں تے نسئیں اٹھنا
شاہ: اچھا مجھے چیلنج کر رہی ہو۔

کہ کر باہر نکالا۔ اور میرال کی طرف کا دروازہ کھول اور
اسے ایک ہاتھ سے پکڑ کر باہر کھڑا کر دیا۔

میرال: جو شاہ کو دیکھ رہی تھی۔

شاہ: ہن تینوں کی کہنا اے؟

میرال: شاہ میں اپ سے کبھی بات نہیں کرو گی
کہ کر پیچھے جانے لگی شاہ نے میرال کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی گود
میں بیٹھا دیا۔ میرال کا سر آب گاڑی سے ٹچ ہو رہا تھا۔
شاہ نے سیٹ نیچے کر دی۔
آب چلاؤ گاڑی۔
میرال اپنی گود میں بیٹھ کر چلو۔

شاہ: ہاں۔۔ کہ کر سیدھا ہوا اور سہی سے میرال کو اپنی ٹانگوں پر بیٹھایا۔۔
میرال نے بہت مشکل سے گاڑی۔ سٹارٹ کی تھی۔۔
شاہ کا ایک ہاتھ میرال کے پیٹ پر تھا اور دوسرا ٹانگوں پر
شاہ بہت آرام سے میرال کی ٹانگوں پر ہاتھ چلا رہا تھا۔ میرال کو
اب پسینے۔ آرہے تھے۔۔

میرال: نا کرو ایکسیڈنٹ ہو جائے گا ہتھ قابو کر لے

شاہ: بالکل نسئں مینوں سکون مل رہیا اے

میرال: ہا ہا ہا شاہ پیٹ پر مت کرے۔۔

شاہ: اچھا یہ بتاؤ۔ کدھر جا رہی ہو میرے گھر کا راستہ یہ نہیں ہے۔

میرال: شاہ بابا سے رخصتی کی بات کرنی ہے نہ

شاہ: ہم چلو پھر کہ کر میراں کے پیٹ پر جھک گیا۔۔
میراں جو ساتھ ساتھ ہنس رہی تھی اور ساتھ ساتھ ڈرائیو۔۔
میراں نے ایک دم گاڑی روکی۔
شاہ: کیا ہوا۔۔
میراں: گھر آ گیا۔۔ شاہ: ہم چلو۔۔
میراں: میری ٹانگے چھوڑے۔۔

شاہ: ہاں کہ کر میراں کو چھوڑا۔
شاہ بھی نیچے اترامیراں گھر میں جا چکی تھی۔
باباماما۔ شاہ آئے ہے تمیز سے بات کرنا۔
سمیرن شاہ: کیا ہوا۔
میراں: ماما شاہ آئے ہے۔۔
سمیرن شاہ: کدھر ہے۔

اسلام علیکم انٹی۔۔

سمرین شاہ: والیکم سلام۔ ہمارا داماد آج پہلی بار

ہمارے گھر آیا ہے۔ بیٹھو پیٹا۔۔

شاہ: انٹی مجھے حیدر سر سے بات کرنی تھی۔۔

سمرین شاہ: پیٹا بیٹھو تو۔۔

شاہ: میں ٹھیک ہوا انٹی۔ آپ۔

میرال: شاہ کا ہاتھ پکڑ کر نیچے بیٹھے۔ شاہ

شاہ: ہم کہ کر بیٹھ گیا

حیدر شاہ: کون آیا ہے۔۔

داماد جی آپ یہاں۔۔

آریان شاہ: کھڑا ہوا۔ سلام۔

حیدر شاہ: یہاں کیسے۔

شاہ: میں یہ کہنے آیا تھا۔ مجھے میرال کی رخصتی کی تاریخ چاہئے ہے۔

حیدر شاہ: بابا ہا ہا ہم یہ نکاح کو نہیں مانتے۔۔
اور میری بیٹی کبھی تمہارے گھر نہیں آئی گی۔۔
میرال: بابا۔

حیدر شاہ: میرہ میں بات کر رہا ہوں نہ۔
شاہ: آپ کو میری بیوی پر چلانے کا کوئی حق نہیں ہے۔
حیدر شاہ اور تمہارا میری بیٹی پر۔۔
شاہ: آپ سے زیادہ حق رکھتا ہوں میرال پر

حیدر شاہ: تمہیں یہ حق کس نے دیا۔۔

شاہ: خدا نے۔ یہ میری بیوی ہے مجھے اسکی رخصتی
کی تاریخ دے۔۔

حیدر شاہ: میری بیٹی تمہاری کچھ نہیں لگتی آریان شاہ۔

شاہ: آپ کی بیٹی صرف میری ہے۔۔

آریان شاہ کی ہے میرا۔۔

حیدر شاہ: ہم نکاح کو نہیں مانتے۔ اور ہم میرہ کے لیے
لڑکا دیکھ لیا ہے۔۔ میرہ کو طلاق دو ختم کرو سب۔
آریان شاہ: کیا بکواس ہے یہ۔۔
میری بیوی کا دوسرا نکاح کر رہے ہے۔۔
اور مجھے بہت فخر سے بتا رہے ہے۔

حیدر شاہ: میراں صرف حیدر شاہ کی ہے۔۔

میری بیٹی صرف میری ہے۔۔

آریان شاہ: میں بھی دیکھتا ہوں میری بیوی

کیسے کسی کی ہوتی ہے۔ میراں کی شکل دیکھنے کے لیے

بھی ترسے گئے آپ۔ کہ کر میراں کا ہاتھ پکڑ کر تیز تیز

چلانے لگا۔ میراں شاہ کے ساتھ کھینچی جا رہی تھی۔۔

حیدر شاہ: آریان شاہ روکو۔

میرال: شاہ شاہ شاہ۔

شاہ کے دماغ کی نسیں پھول رہی تھی۔۔۔

شاہ نے میرال کو گاڑی میں بیٹھایا۔ اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

میرال جو آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر رو رہی تھی۔

شاہ جو غصہ میں گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

شاہ: میرا رونا بند کرو۔۔ ورنہ یہی پھیک۔۔ دوں گا۔۔

میرا: آپ بہت گندے ہے شاہ۔

شاہ: میں نے کیا کیا ہے۔۔

میرا: آپ میرے بابا سے پیار سے بات کر سکتے تھے۔۔

شاہ: میرا میں حیدر شاہ کے بارے میں ایک لفظ نہیں سنو گا۔۔

ورنہ جو تمہارا باپ چاہتا ہے نہ وہ کر دوں گا۔

میرا: شاہ کی آنکھوں میں غصہ دیکھ رہی تھی

گاڑی۔ رو کے شاہ۔ رو کے۔۔

شاہ: میرا

طلاق دینا چاہتے ہے مجھے اپ۔

شاہ: بالکل نہیں میں ساری زندگی تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں

میرا۔۔ میں تم سے پیار کرتا ہوں میرا۔ میں چاہتا ہوں تم ہمیشہ

میری بن کے رہو۔ تم پر صرف میرا حق ہے میرا۔

میرا: کہاں جا رہے ہیں ہم۔

شاہ: میرے گھر۔

میرال: کیوں۔

شاہ: کیوں کیا بیوی ہو تم میری۔ بس آج سے تم میرے ساتھ رہو گی۔

میرال: رخصتی

شاہ: ضرورت نہیں ہے۔ نکاح کافی ہے۔

کہ کر گاڑی سٹارٹ کی اور گھر کی طرف نکل گے۔

